اک اور قلم ٹوٹ گیا

ابو عمر سوہدروی

اہل علم و ہنر حضرات میں اہل قلم وہ انسان ہیں جو تاریخ کو زندہ جاوید بنا دیتے ہیں انہی کی وجہ سے تاریخ کے شان دار نقوش انمٹ ہو جاتے ہیں۔ انہی کے فن سے تاریخ بنتی اور سنورتی رہتی ہے جو قومیں اپنی تاریخ کو یاد رکھتی ہیں وہ بام عروج پر پہنچ جاتی ہیں۔ جان دار اور شان دار تاریخ ہی اپنی قوموں کو اوج ثریا پر پہنچا دیتی ہے۔

آج کے اس دور میں بڑا المیہ ہے کہ نوجوان علماء اور خطباء کو اپنی تاریخ کا کچھ علم نہیں، وہ نہیں جانتے کہ ان کے اکابر و اسلاف نے کیا کیا کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ خاص طور پر برصغیر پاک کی تاریخ میں اولیات اہل حدیث کے تناظر میں علمائے اہل حدیث نے کیا شان دار خدمات انجام دی ہیں۔ ذرا سوچیے! جس کو اپنی تاریخ کا علم ہی نہیں، اس نے حدیث پر کیا تاریخ اہل حدیث میں ایک ایسا نام جنہوں نے اہل حدیث کی تاریخ رقم کرنے میں بہت سنہری خدمات انجام دیں۔ وہ نام جس کو سلفیوں اور اثریوں کی تمام جماعتیں بخوبی جانتی ہیں مسلک حقہ کے تمام جرائد و رسائل میں رجال پر ان کے خوبصورت مضامین شائع ہوتے رہے۔ بلکہ جہاں تک راقم کی معلومات ہیں۔ ہندوستان میں بھی ان کا نام گونجتا تھا۔ انتہائی واجب الاحترام محمد رمضان یوسف سلفیؒ سات دسمبر 2016ء بروز بدھ عارضہ شوگر میں بہت سال مبتلا رہنے کے بعد ہم سب کو داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

محترم سلفیؒ صاحب کا قلم بہت رواں دواں تھا۔ سادگی ان کے قلم کا خاص حسن تھی۔ برصغیر پاک و ہند کی اہل حدیث صحافت میں ان کا کام اپنی مثال آپ ہے۔ جماعتی حلقوں میں شیخ محمد اسحاق بھٹیؒ اور شیخ عبدالرشید عراقی کے نام اور کام کے بعد انہی کا قلم سرفہرست نظر آتا ہے۔ سوانح نگاری میں ان کا نام پورے پاکستان میں گونجتا تھا۔ اب ان کا کام پاک و ہند میں مسلک

اہل حدیث کی عکاسی کرے گا۔ محترم سلفی صاحب ؒ چوں کہ پہلے کسی اور مسلک سے تعلق رکھتے تھے اس لیے ان کو سلفی مسلک سے خاص لگاؤ تھا اس کی تفصیل کے لئے ''صحیفہ اہل حدیث'' مجلّہ میں راقم کا تفصیلی مضمون جلد 91/22 میں) ملاحظہ کریں۔ مزید دیکھیے ماہنامہ ضیائے حدیث ستمبر 2009ء اخلاق و عادات کے اعتبار سے آپ انتہائی شریف النفس' بااخلاق' خوش گفتار' ملنسار' نیک سیرت اور مہمان نواز تھے۔ وہ بہت قناعت پسند اور سادہ انسان تھے۔ وہ ہر ایک کے لیے اپنے دل میں درد رکھتے تھے۔ انتہائی پر خلوص اور عاجز انسان تھے۔ راقم کے اکلوتے بیٹے کے انتقال پر انہوں نے فون پر بہت دیر تک تعزیت کی اور پھر والدہ کے انتقال پر بھی انہوں نے خوبصورت الفاظ میں تعزیت کا اظہار کیا جب ان کی والدہ کا انتقال ہوا تو راقم نے ان سے فون پر اظہار تعزیت کیا تو بہت غمگین اور افسردہ لگ رہے تھے یہ ان سے آخری ملاقات ہوئی جس میں صرف آواز تھی تصویر نہ تھی اک ساز تھا اور سوز بھی تھا۔

وہ بنیادی طور پر جماعت غرباء اہل حدیث کے روح رواں تھے لیکن ذاتی طور پر وہ بہت وسیع المشرب انسان تھے تمام اکابر علماء کا ادب واحترام نہایت عقیدت سے کرتے تھے۔

ملاقاتوں کا سلسلہ

محترم سلفی صاحب ؒ سے کتب اور مضامین کے ذریعہ غائبانہ تعارف ہوا۔ استاد محترم شیخ عراقی صاحب بھی اکثر علمی مجالس میں ان کا تذکرہ کرتے رہتے تھے ان تذکروں سے ان سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہوا غالباً 5-2004ء دسمبر کا مہینہ تھا راقم نے شیخ عراقی صاحب سے مل کر فیصل آباد جانے کا پروگرام بنایا۔ وزیر آباد سے بذریعہ ٹرین فیصل آباد پہنچ گئے۔ اس کے بعد بھی چند مرتبہ سلفی صاحب ؒ سے وہیں ملاقات ہوئی ہمارا وہاں جانے اور آنے کا شیڈول یکساں تھا۔ ''امین پور بازار'' فیصل آباد میں واقع مکتبہ رحمانیہ میں جہاں محترم سلفی صاحب بطور سیلز مین کام کرتے تھے۔ سب سے پہلے ان کے پاس حاضر ہوتے۔ چائے اور مشروب نوش کرتے۔ دوکان کے اوپر مسجد ہے وہاں ظہر کی نماز ادا کرتے اور پھر نماز کے بعد کھانا تناول ہوتا۔ شام تک وہیں رہتے اس

دوران علمی' ادبی گفتگو جاری رہتی اور ساتھ ہی نئی اور پرانی کتب پر تبصرے بھی ہوتے سلفی صاحبؒ بہت زیادہ کتاب دوست ادیب تھے۔ انہوں نے ہم دونوں کو شیخ عبدالرحمٰن عاجز' مالیر کوٹلویؒ کی چند کتب تحفتاً پیش کیں۔ ہم بھی ان کے لیے چند نئی کتب لے کر گئے تھے اور بذریعہ ڈاک بھی شخصیت پر نئی کتاب بھیج دیتے تھے۔

ایک دفعہ ان کی دوکان پر کراچی سے محترم محمد نعیم یوسف صاحب سے بھی ملاقات ہوئی وہ اپنی کتاب کی تیاری کے لیے پنجاب کا دورہ کر رہے تھے اور ایک دفعہ نوجوان کتاب دوست محترم فرقان صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ ان کے علاوہ بھی ان کے مکتبہ پر فیصل آباد کے نامور اہل علم وقلم حضرات سے ملاقات ہو جاتی۔ یہاں ایک عمدہ شعر درج کرنا نہایت موزوں رہے گا۔

تجھ سے ملنے کے بہانے تجھے دن سے رات کرنا
کبھی اس سے بات کرنا کبھی اس سے بات کرنا

مکتبہ رحمانیہ پر شام تک علمی وادبی گفتگو پوری آب وتاب سے جاری رہتی۔ شام سے پہلے یا کبھی شام کے بعد شیخ حافظ فاروق الرحمٰن یزدانی حفظہ اللہ تشریف لاتے۔ دوکان کے ساتھ ملحقہ مسجد میں مغرب کی نماز کے بعد ہم سلفی صاحبؒ سے رخصت لے کر جامعہ سلفیہ روانہ ہو جاتے۔ وہاں مختلف شیوخ الحدیث اور چند واقف طلباء سے ملاقات ہوتی۔ وہاں جامعہ میں عشاء کی نماز ادا کرتے۔ وہاں جب بھی نماز پڑھی بہت کیف وسرور طاری ہوا۔ نماز کے بعد شیخ یزدانی ہمیں اپنے کمرہ میں لے آتے اور کھانے سے پہلے ہمیں کوئی نیا رسالہ یا کتاب عنایت کرتے اور کھانا آنے تک گپ شپ ہوتی۔ بہت عمدہ کھانا تناول کیا جاتا۔ شیخ یزدانی حفظہ اللہ ہمیں بہت زیادہ پروٹوکول دیتے۔ رات ہم انہی کے کمرے میں گذارتے۔ صبح فجر کی نماز کے بعد ہم دوبارہ کمرے میں آ کر تھوڑی دیر آرام کرتے۔ صبح بہت اعلیٰ قسم کا ناشتہ آ جاتا۔ ساتھ دہی لسی بھی ہوتی۔ صبح کی اسمبلی میں شیخ عراقی حفظہ اللہ طلباء کو تاریخ اہل حدیث کے کچھ بیان فرماتے۔ اس کے بعد جامعہ کی کلاسز کا آغاز ہو جاتا۔ رات کو کبھی محترم سلفی صاحبؒ بھی تشریف لے آتے' اکابر

علماء کے بارے باتیں جاری رہتیں، محترم سلفی صاحب ؒ شیخ اسحاق بھٹیؒ کے بارے خوب باتیں کرتے۔ شیخ عراقی حفظہ اللہ بھٹی صاحب ؒ کے لطائف خوب مزے سے سناتے۔ خوب محفل گرم رہتی۔ رات کو ہی تقریباً گیارہ بارہ بجے کے درمیان محترم اپنی سائیکل پر سوار ہو کر اپنے گھر تشریف لے جاتے۔ ان کا محبت کا انداز نرالا تھا

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزہ ہی نہیں

جامعہ سلفیہ کے آخری سال کے طلباء جو بخاری پڑھتے ہیں وہ اپنا اپنا تحقیقی مقالہ بھی لکھتے ہیں۔ جامعہ کے کتب خانہ میں دس بجے کے قریب شیخ عراقی صاحب طلباء کو تاریخ اہل حدیث کے بارے تفصیلاً بیان کرتے اور ساتھ ہی طلباء کو مطالعہ کرنے اور تحریر نویسی کی وضاحت کرتے ایک دفعہ راقم کو بھی ایک تاریخی سوال کے تناظر میں استاد محترم شیخ عراقی حفظہ اللہ کے حکم پر طریقہ تحقیق کے بارے کچھ بیان کرنے کا موقع ملا۔ یہ واقعہ راقم کے لیے بہت بڑا اشرف واعزاز ہے۔

جامعہ سلفیہ سے ہم شیخ یزدانی حفظہ اللہ سے اجازت لے کر سیدھا مکتبہ رحمانیہ میں سلفی صاحب ؒ کے پاس پہنچ جاتے وہاں اپنا سامان رکھ کر شیخ الحدیث والتفسیر محترم ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کے پاس جامعہ اثریہ حاضر ہوتے شیخ سے ملاقات ہوتی۔ وہ ہمیں چائے بسکٹ سے محظوظ کرتے، ان سے اجازت لیتے اور طارق اکیڈمی اور مکتبہ اسلامیہ میں کسی نئی کتاب کی تلاش میں چلے جاتے۔ طارق اکیڈمی نے شیخ عراقی حفظہ اللہ کی چند کتب شائع بھی کی ہیں اور چند کتب ابھی زیر طبع ہیں۔ صاحب اصدق البیان'' شیخ محمد صادق خلیلؒ کی حیات میں ان کے پاس بھی برابر حاضر ہوتے رہے وہ بہت بڑے فراخ دل عالم تھے۔ نہایت شفیق انسان تھے۔ بڑی باغ و بہار شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی تفسیر کی پانچ جلدیں ان کی زندگی میں شائع ہو چکی ہیں۔ چھٹی اور آخری جلد انہوں نے تیار کروا دی ہے ان کے

لائق فائق بیٹے محترم عبدالحفیظ فاضل مدینہ یونیورسٹی کے پاس آخری جلد کا مسودہ تیار ہے جامعہ سلفیہ کے منتظمین سے التماس ہے کہ وہ مسودہ حاصل کر کے آخری جلد شائع کروادیں۔ جوایک بڑی عظیم خدمت ہوگی۔

نماز ظہر کے قریب ہم پھر سلفی صاحبؒ کے پاس آجاتے۔ ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد وہ ہمیں کھانا کھلاتے چائے پلاتے تھوڑی دیر رسمی اور غیر رسمی باتیں ہوتیں۔ اتنی دیر میں گاڑی کا وقت قریب آجاتا۔ ان سے رخصت ہوکر واپس اپنے دیس کی طرف لوٹ آتے۔

حضرت سلفی صاحبؒ سے بالمشافہ ملاقاتوں کا سلسلہ شیخ عراقی صاحب کی علالت اور ضعف کی وجہ سے رک گیا لیکن قولی ملاقاتوں کا سلسلہ باقاعدہ جاری رہا۔ شخصیت پر کوئی کتاب شائع ہوتی تو وہ ہمیں آگاہ کرتے اور زیادہ تر ہم ان کو کتابوں کے بارے معلومات دیتے اور ان کی فرمائش پر کتاب بھجوا بھی دیتے۔ شیخ ارشاد الحق اثری اور شیخ فاروق الرحمٰن یزدانی کے دروس شیخ عراقی صاحب نے اپنی مسجد سوہدرہ' وزیر آباد میں کروائے ان بزرگوں کے ساتھ محترم سلفی صاحبؒ کا سوہدرہ آنے کا پروگرام بنا۔ عراقی صاحب نے ان کو خصوصی دعوت بھی دی لیکن حضرت سلفی صاحبؒ اپنی علالت اور دکان کی مصروفیت کی وجہ سے نہ آسکے۔ ہم سیالکوٹ اور لاہور' روپڑی صاحب کے پاس بھی حاضر ہوتے رہتے ہیں۔ ان دونوں شہروں میں شیخ اثری صاحب کے دروس اکثر منعقد ہوتے ہیں۔ ان مواقع پر بھی عراقی صاحب محترم سلفی صاحبؒ کو اطلاع کر کے آنے کا کہتے مگر وہ کوشش کے باوجود نہ آتے۔ ان سے جب بھی فون پر بات ہوتی۔ فوراً بڑے دھیمے لہجے میں کہتے حضرت کیا حال ہیں؟ شاید یہ لفظ ان کا تکیہ کلام تھا راقم بھی ان کو ''حضرت امام صاحب'' اور کبھی امام صغر'' کہہ کر اپنی چاہت کا اظہار کرتا۔ چاہتوں کا یہ سلسلہ ان کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے آہوں اور سسکیوں میں بدل گیا اللہ تعالیٰ ان پر کروڑوں رحمتیں' برکتیں نازل فرمائے (آمین) آہ ہزاروں اہل علم وقلم کی حیات وخدمات کو صفحہ قرطاس پر محفوظ کرنے والا بے مثل قلم ٹوٹ کر الفاظ میں بکھر کر کتابوں میں گم ہوگیا۔

☆☆☆☆